

الحمد للرب رب العالمین

سیرت، عقائد اور فقہی خدمات



تالیف: محمد ایوب سپرا

نظر ثانی: مولانا حافظ عبد السمیع سپرا، حافظ مسعود عالم



سبل السلام

جملہ حقوق بحق مؤلف و ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب: الحمد للرب رب العالمین... سیرت، عقائد اور فقہی خدمات

نام مؤلف: محمد ایوب سپرا

زیر اہتمام: انجینئر انعام الاحد

حافظ حسن ایوب

تاریخ اشاعت اول اکتوبر 2009ء

ناشر: سبل السلام

ڈسٹری بیوٹر



کتاب و سنت کی اشاعت کا عالمی ادارہ

دار السلام



طارق روڈ کراچی (ڈالمن مال سے بہادر آباد جاتے ہوئے دوسری گلی میں)

فون: 4393936 فیکس: 4393937 موبائل: 0321 2441843

فہرست عناوین

صفحہ نمبر	فہرست مضامین
11	♦ مقدمۃ الکتاب
15	کتاب لکھنے کی غرض و غایت
17	♦ فقہ اسلامی
17	فقہ کے لغوی معنی
18	فقہ کے اصطلاحی معنی
19	علم فقہ کا موضوع
20	فقہ کے ماخذ
20	قرآن الکریم
20	سنت نبوی
20	اجماع
21	قیاس
21	فقہ اسلامی کی تاریخ
22	اہل حدیث اور اہل الرائے
24	♦ اختلاف فقہاء کے لغوی اسباب
24	1. لغوی تفاوت
26	2. اصول استنباط
27	3. طریق استنباط

تاریخ ولادت، مقام ولادت اور مقام وفات ائمہ اربعہ رحمہم

نمبر شمار	نام امام	تاریخ ولادت	مقام ولادت	مقام وفات
1.	امام ابوحنیفہؒ	80ھ	کوفہ	بغداد 150ھ
2.	امام مالکؒ	93ھ	مدینہ منورہ	مدینہ منورہ 179ھ
3.	امام شافعیؒ	150ھ	غزہ	قاہرہ مصر 204ھ
4.	امام احمد بن حنبلؒ	164ھ	بغداد	بغداد 241ھ

☆ اتباع سنت کے بارے میں امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا فرمان ہے:

”اگر میرا قول قرآن و سنت کے خلاف ہو تو قرآن اور حدیث کو لے لو اور میرے قول کو دیوار پر دے مارو۔“ (المیزان: 67/1)

☆ امام مالک رحمہ اللہ نے اتباع سنت کو سب پر فوقیت دیتے ہوئے فرمایا:

”سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا باقی ہر انسان کی بات کو قبول بھی کیا جاسکتا ہے اور رد بھی۔“ (ارشاد السالک: 227/1)

☆ امام شافعی رحمہ اللہ نے اتباع سنت کے بارے میں فرمایا:

”جب حدیث صحیح ہو تو وہی میرا مذہب ہے (یعنی میرا فتویٰ اس کے موافق ہے)۔“ (المجموع شرح المہذب، صفة الصلاة: ص 28)

☆ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے تقلید کے رد اور اتباع سنت کے بارے میں فرمایا:

”میری تقلید نہ کرو نہ مالک، شافعی، اوزاعی اور ثوری کی تقلید کرو بلکہ جہاں سے انہوں نے دین لیا ہے تم بھی وہیں (یعنی قرآن و سنت) سے دین حاصل کرو۔“ (الاعلام: 32/1)

29 مسالک کی ابتداء و ارتقاء

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ (80ھ تا 150ھ ہجری)

37	تاریخ و مقام ولادت
37	اسم گرامی اور حسب و نسب
38	کوفہ شہر کی تاریخی و علمی حیثیت
39	امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ تابعین میں سے ہیں
39	امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے دور کے تاریخی سیاسی اور معاشرتی حالات
40	حلیہ مبارک و اخلاق و زہد
41	معاشی سرگرمیاں
42	تعلیمی مراحل
43	اساتذہ
44	تلامذہ
44	فقہی دسترس اور علمی مقام
45	امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے بارے میں معاصرین کی آراء
47	امام ابوحنیفہ کا عقیدہ
49	امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا فقہی مسلک
50	امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک قرآن و سنت کی فوقیت
51	قیاس اور استحسان کے بارے میں امام صاحب کی رائے
52	سماع موتی کے بارے میں امام صاحب کا عقیدہ
53	احناف کا طریقہ استنباط

54	فقہ حنفی کا امتیاز
55	فقہ حنفی کے بارے میں علماء کی آراء
56	حنفی مسلک کی نشر و اشاعت
57	مختلف ممالک میں ترویج و اشاعت
58	عصر حاضر میں حنفی مسلک
58	تصنیفات اور حنفی فقہاء
59	مصائب میں عزیمت
61	وفات

امام مالک بن انس رحمہ اللہ (93ھ-179ھ)

65	تاریخ و مقام ولادت
65	اسم گرامی و نسب نامہ
66	سیاسی اور معاشرتی حالات
67	شخصیت
68	تعلیم و تربیت اور اساتذہ
68	تلامذہ
70	مدنی مجلس علمی
70	امام مالک رحمہ اللہ کی مسلمہ علمی حیثیت
71	مجلس درس
72	امام مالک رحمہ اللہ کے ہاں علم کی قدر و منزلت
74	اخلاق و عادات
75	استقامت و استقلال
76	امام مالک رحمہ اللہ کے متعلق معاصرین کی آراء

77	امام مالک رحمہ اللہ کا عقیدہ
80	امام مالک رحمہ اللہ کا فقہی مسلک
81	اجتہاد کا طریقہ کار
82	صفات کے بارے میں امام مالک رحمہ اللہ کا مسلک
82	حدیث قبول کرنے کی شرائط
83	مالکی مسلک
83	مختلف ممالک میں ترویج و اشاعت
85	عصر حاضر میں مالکی مسلک
85	تصنیفات
86	موطا امام مالک
87	موطا کا زمانہ تالیف اور غرض و غایت
88	کتب حدیث میں موطا کا مقام
89	موطا صحاح ستہ میں کیوں شامل نہیں
89	موطا کی روایات کی تعداد
90	موطا کی مقبولیت
91	شروح و تعلیقات موطا امام مالک
92	وفات

امام محمد بن ادریس الشافعی رحمہ اللہ (150-204)

95	جائے پیدائش و تاریخ پیدائش
95	اسم گرامی اور حسب و نسب
96	ابتدائی دور

96	سیاسی اور معاشرتی حالات
97	اساتذہ
99	تلامذہ
99	امام شافعی رحمہ اللہ کے بارے میں معاصرین کی آراء
101	امام شافعی رحمہ اللہ کا عقیدہ
103	امام شافعی رحمہ اللہ کا فقہی مسلک
106	اتباع سنت کے حوالے سے امام شافعی رحمہ اللہ کے اقوال
108	تقلید کی تعریف
109	رفع الیدین کے بارے میں امام شافعی رحمہ اللہ کا فتویٰ
111	تصنیف و تالیف
112	مختلف ممالک میں ترویج و اشاعت
113	وفات

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ (164-241)

117	تاریخ و مقام ولادت
117	اسم گرامی اور حسب و نسب
118	سیاسی اور معاشرتی حالات
119	تحصیل علم
120	شیوخ و تلامذہ
121	عربی زبان پر عبور
122	شخصیت

مقدمة الكتاب

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على محمد سيد
الاولين والآخرين، وعلى آله وصحبه ومن اهتدى بهديه
الى يوم الدين. اما بعد:

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اس کی توفیق اور مہربانی سے اس کتاب کو مرتب کرنے
کا قصد اس وقت کیا جب بہت سے لوگوں نے استفسار کیا کہ کیا آپ کے پاس
ائمہ اربعہ کے بارے میں کوئی مختصر کتاب ہے جس میں ان کے حالات زندگی، علمی
و عملی کاوشوں اور اس فقہی منہج کا تذکرہ ہو جو انہوں نے اپنی زندگی میں اختیار کیا؟
جب تو کے بعد بھی جب ایسی کوئی کتاب میسر نہ آئی تو خود ہی لکھنے بیٹھ گیا۔ اللہ تعالیٰ
سے دعا ہے کہ وہ حق کی تلاش میں مدد فرمائے۔ آمین

دین اسلام اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے جو کتاب و سنت کی
تکمیل سے مکمل ہو چکا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿الْيَوْمَ اكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتِمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا﴾

”آج ہم نے تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کر دیا اور اپنی نعمتیں تم پر پوری کر
دیں اور تمہارے لئے اسلام کو (بطور) دین پسند کر لیا۔“ (المائدہ، 3:5)

دین اسلام کے تمام احکام مکمل نمایاں اور واضح ہیں۔ لہذا ہمیں اپنے تمام
مسائل کا حل بھی انہی میں تلاش کرنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ نے دین کی تکمیل اور اسے
پسند کرنے کے بعد رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے یوں فیصلہ کن خطاب فرمایا:

﴿فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّى يُحَلِّتُوكَ فِيهَا شَجَرًا بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِيهَا
أَنْفُسَهُمْ حَرَجًا مِمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا﴾

123	امام احمد رحمہ اللہ کی ازواج
124	اولاد
125	زہد و تقویٰ
125	امام احمد رحمہ اللہ کے بارے میں معاصرین کی آراء
128	مجلس درس
129	امام احمد رحمہ اللہ سے روایت کرنے والے ائمہ و محدثین
130	عزیمت کی بے مثال استقامت
130	فتح خلق قرآن الکریم
133	تواضع و مسکنت
135	امام احمد رحمہ اللہ کا عقیدہ
138	امام احمد رحمہ اللہ کا مسلک
138	اجتہاد اور فتاویٰ کے بارے میں امام احمد رحمہ اللہ کا نقطہ نظر
141	جلیل القدر ائمہ اور حنبلی مسلک
142	حنبلی مسلک کی ترویج و اشاعت
142	عصر حاضر میں حنبلی مسلک
142	تصنیفات
143	مسند احمد رحمہ اللہ کی تالیف
143	مسند احمد کی سند
144	وفات
146	حرف آخر
149	حاصل مطالعہ و یادداشتیں

ہے کہ عامۃ الناس کو ائمہ اربعہ کے حالات زندگی، تعلیم و تربیت، علمی، تصنیفی اور فقہی کاوشوں سے آگاہی حاصل ہو۔ ان ائمہ کے نام پر تعصب کی جو فضا قائم کی گئی ہے، اس سے لوگوں کو آگاہ کیا جائے نیز تقلید اور پھر تقلید جادہ کے نقصانات سے بھی لوگوں کو آگاہ کرنا مطلوب و مقصود ہے۔

قرآن و سنت کے بھرپور مطالعہ کے بعد بھی اگر کسی مسئلہ کو سمجھنے میں دشواری ہو تو صحابہ کرام، تابعین، تبع تابعین اور پھر ائمہ کرام اور محدثین عظام کے اقوال اور فتاویٰ کی طرف رجوع کیا جاسکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بعض کو بعض پر علم و حکمت، دانائی اور تفقہ میں فضیلت عطا فرمائی ہے۔ انہوں نے ہم سے زیادہ دین کو سمجھا، اس لئے ان کی علمی فہم و فراست اور فقہی اصولوں سے استفادہ کرنا چاہئے تاہم کسی ایک امام کی تقلید اور دوسروں سے تعصب روا رکھنا معروف اصولوں کے خلاف ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ حق کو سمجھنے اور صراط مستقیم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

محمد ایوب پیرا

مکتبہ سبل السلام کراچی

ستمبر 2009ء

فقہ اسلامی

فقہ کے لغوی معنی:

فقہ کے لغوی معنی ہیں: کسی چیز کا علم اور فہم حاصل کرنا، جیسا کہ امام لغت ابن منظور افریقی نے 'لسان العرب' میں لکھا ہے۔ ابن الاثیر کی رائے میں فقہ کے معنی 'کسی چیز کو چیرنے اور کھولنے' کے ہیں۔ قرآن کریم میں یہ لفظ کئی بار استعمال ہوا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَطِيعَ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ فَهُمْ لَا يَفْقَهُوْنَ﴾

”اور اُن کے دلوں پر مہر لگا دی گئی ہے، اب وہ کچھ سمجھتے ہی نہیں۔“
(التوبہ، 87:9)

﴿قَالُوا يُشْعِبُ مَا نَفَقَهُ كَثِيرًا مِّمَّا تَقُولُ﴾

”انہوں نے کہا کہ شعیب تمہاری بہت سی باتیں ہماری سمجھ میں نہیں آتیں۔“
(ہود، 91:11)

﴿يَفْقَهُوا قَوْلِي﴾ ”تاکہ وہ میری بات سمجھ لیں۔“ (طہ، 28:20)

﴿وَجَعَلْنَا عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ أَكِنَّةً أَنْ يَفْقَهُوْهُ﴾

”اور ہم نے اُن کے دلوں پر پردے ڈال دیئے ہیں کہ اس کو سمجھ نہ سکیں۔“
(الانعام، 25:6)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کے لئے دعا فرمائی تھی:

((اللَّهُمَّ فَفِّهْهُ فِي الدِّينِ)) ”اے اللہ! اسے دین کا فہم عطا فرما۔“

(صحیح بخاری، حدیث: 143)

نیز بخاری شریف میں ہی حدیث ہے:

((مَنْ يُرِدِ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّينِ))

”جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ خیر و بھلائی کا ارادہ کرے اُسے دین کا علم اور

فہم عطا فرمادیتا ہے۔“ (صحیح بخاری، حدیث: 71)

ایک اور حدیث میں تعلیم و تعلم کی فضیلت یوں بیان ہوئی ہے:

((فَذَلِكَ مِثْلُ مَنْ فَقَّهَ فِي دِينِ اللَّهِ وَنَفَعَهُ مَا بَعَثَنِي اللَّهُ بِهِ فَعِلِمٌ وَعِلْمٌ))

”یہ ہے مثال اس شخص کی جو اللہ کے دین میں فہم حاصل کرے اور جسے وہ چیز

نفع پہنچائے جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے مجھے مبعوث فرمایا ہے پس اسے وہ

دیکھے اور دوسروں کو سکھائے۔“ (صحیح بخاری، حدیث: 79)

کتاب و سنت کی روشنی میں اور ائمہ لغت کے اقوال سے معلوم ہوا کہ فقہ کے لغوی معنی کسی چیز کا علم و فہم حاصل کرنا، کسی امر یا مسئلہ کو کھولنا یعنی اس کی حقیقت معلوم کرنا اور اس کی روح تک پہنچنا ہے۔

فقہ کے اصطلاحی معنی:

فقہ کی اصطلاح کے بارے میں امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے فرمایا:

((هُوَ مَعْرِفَةُ النَّفْسِ مَالِهَا وَمَا عَلَيْهَا))

”نفس اور اس کے حقوق و فرائض کی معرفت کا نام فقہ ہے۔“ (کشاف

اصطلاحات الفنون: 30/1)

فقہاء شافعیہ کے نزدیک فقہ کی زیادہ معین اور قطعی تعریف یہ ہے:

((الْفَقْهُ هُوَ عِلْمٌ بِالْأَحْكَامِ الشَّرْعِيَّةِ الْعَمَلِيَّةِ مِنْ أَدِلَّتِهَا التَّفْصِيلِيَّةِ))

”تفصیلی ادلہ سے احکام شرعیہ عملیہ معلوم کرنے کا نام علم فقہ ہے۔“ (کشاف

اصطلاحات الفنون: 30/1)

تفصیلی ادلہ سے مراد علم فقہ کے حسب ذیل چار ماخذ ہیں۔

1. کتاب اللہ 2. سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم 3. اجماع اُمت 4. قیاس۔

اُمت مسلمہ کا فقہ کی اس تعریف پر اجماع ہو چکا ہے اور فقہ کے تمام مسالک کی بنیاد انہی مذکورہ بالا چار ارکان پر قائم ہے۔

علم فقہ کا موضوع:

ہر علم کا ایک موضوع ہوتا ہے، کچھ مسائل اور غرض و غایت ہوتی ہے۔ اسی طرح علم فقہ کا بھی ایک واضح موضوع ہے جس کی تعریف ان الفاظ میں کی گئی ہے۔

((فَعَلُّ الْمُكَلَّفِ مِنْ حَيْثُ الْوُجُوبِ وَالْتِذَابِ وَالْحِلِّ وَالْحُرْمَةِ))

”فعل مکلف بحیثیت وجوب، مندوب اور حلال و حرمت۔“ (کشاف

اصطلاحات الفنون: 31/1)

یعنی علم فقہ کا موضوع مسائل احکام شرعیہ عملیہ ہیں۔ یہ علم فقہ ادلہ کی روشنی میں مسائل و احکام شرع کی فہم و فراست اور استنباط مسائل کے گرد گھومتا ہے۔ اس علم کی غرض و غایت یہ ہے کہ ان احکام پر عمل اس طرح ہو کہ نتیجہ کے طور پر دوزخ کی آگ سے نجات اور جنت کا حصول ہو جائے۔ اس علم کا عالم فقیہ کہلاتا ہے۔ نئے پیدا ہونے والے دینی مسائل کے استنباط کرنے والے کو مجتہد کہتے ہیں۔ ہر مجتہد فقیہ ہوتا ہے لیکن یہ ضروری نہیں کہ ہر فقیہ مجتہد بھی ہو۔

اختلاف فقہاء کے لغوی اسباب

[اس باب میں ہم پڑھیں گے کہ فقہاء کے درمیان اختلاف کیوں کر پیدا ہوا، اس کے اسباب کیا ہیں اور یہ کس حد تک فطری عمل ہے۔]

اختلاف، کسی چیز پر متفق نہ ہونے کو کہتے ہیں۔ یعنی قول و فعل میں دوسروں سے الگ اور مختلف راہ اختیار کرنا، اور یہ اختلاف انسانی فطرت میں شامل ہے۔ جیسے تمام بنی نوع انسان اپنی شکل و شباہت اور رنگت میں ایک دوسرے سے مختلف ہیں، بعینہ اپنی ذہنی و عقلی اور عملی قوت میں بھی مختلف ہیں۔ چنانچہ آج تک فقہائے اُمت میں جو بھی اختلاف رونما ہوتا آیا ہے یا ہوتا رہے گا، اس کے پیچھے یہی فطری جذبہ کارفرما ہے۔ اگر اس اختلاف میں اصول و ضوابط اور اخلاق و آداب کا لحاظ رکھا جائے اور ہر مسئلے میں اختلاف کے حل کے لئے کتاب و سنت کی طرف رجوع کیا جائے تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں لیکن اگر یہی اختلاف محض تعصب، تقلیدی جمود اور مسلکی تائید و حمایت کی غرض سے ہو تو یقیناً ملت اسلامیہ کا اتحاد تخریب و انتشار کا شکار ہو جائے گا۔

عہد رسالت میں اختلاف اُمت نہیں تھا کیونکہ ہر اختلاف میں راہ ہدایت دکھانے کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خود موجود تھے۔ بعد ازاں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین، تابعین عظام، تبع تابعین، فقہاء اور ائمہ دین رحمہم اللہ انہم میں جس اختلاف کا ظہور ہوا اس کے تین بڑے اسباب ہیں۔

1. لغوی تفاوت 2. اصول استنباط 3. طریق استنباط۔

1. لغوی تفاوت:

اس کی تفصیل حسب ذیل ہے:

(i) کوئی مشترک لفظ بغیر کسی قرینہ کے عبارت میں یوں واقع ہو کہ اس سے ہر معنی مراد لیا جاسکتا ہو، مثلاً لفظ 'قروء' حیض اور طہر کے معانی میں مشترک ہے اور بغیر قرینہ کے واقع ہوا ہے، اسی لئے فقہاء کے مابین اس مسئلہ میں اختلاف ہے۔

(ii) حقیقت و مجاز: بعض الفاظ حقیقت و مجاز دونوں کا احتمال رکھتے ہیں، اس لئے ان کے مدلول کے تعین میں بعض اوقات اختلاف ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ 'میزان' کے معنی حقیقی طور پر 'ترازو' ہے لیکن مجازاً عدل و انصاف کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے۔

(iii) عموم و خصوص: بعض کلمات عموم و خصوص دونوں کا احتمال رکھتے ہوئے اختلاف کا باعث بن جاتے ہیں۔ مثلاً ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿وَعَلَّمَ آدَمَ الْأَسْمَاءَ كُلَّهَا﴾ "اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو تمام نام سکھا دیئے۔" (البقرة، 32:2)

اگر عموم پر محمول کیا جائے تو قیامت تک کی ہر چیز کے نام مراد ہوں گے اور اگر خصوص سامنے رکھیں تو مراد اللہ تعالیٰ کے نام بھی ہو سکتے ہیں اور کائنات کی مختلف اشیاء کے نام بھی ہو سکتے ہیں۔ جیسا کہ مفسرین نے وضاحت کی ہے۔

(iv) صیغہ امر و نہی کا حکم: بعض کے نزدیک صیغہ امر و وجوب کے لئے اور بعض کے نزدیک استحباب کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ اسی طرح بعض کے نزدیک صیغہ نہی تحریم کے لئے اور بعض کے نزدیک کراہت کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

(v) بعض مقامات پر مفرد کے ساتھ مرکب لفظ میں بھی اشتراک ہوتا ہے، جیسے ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَالَّذِينَ يَرْمُونَ الْمُحْصَنَاتِ ثُمَّ يَأْتُوا بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ

امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ

(80ھ-150ھ)

امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ ان چار ائمہ کرام میں سے پہلے امام ہیں جنہیں اطراف عالم میں دینی پیشوا اور رہنما تسلیم کیا جاتا ہے۔ آپ نے جو اصول فقہ وضع کئے انہیں اُمت محمدیہ کی اکثریت نے قبول کیا ہے۔ سب سے پہلے مسلک ”حنفی مسلک“ کی بنیاد آپ سے ہی منسوب ہے۔

مقام و تاریخ ولادت:

امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کی جائے پیدائش کوفہ اور تاریخ پیدائش سن 80 ہجری ہے۔ (تہذیب التہذیب 559/6)

اسم گرامی اور حسب و نسب:

آپ کا نام نامی اسم گرامی نعمان ہے اور کنیت ابو حنیفہ جس کے معانی ہیں: ”ادیان باطلہ سے اعراض کر کے دین حق کو اختیار کرنے والا۔“ آپ اپنی کنیت سے ہی مشہور ہوئے۔ آپ کا شجرہ نسب یوں بیان کیا جاتا ہے:

”نعمان بن ثابت بن زوطی بن ماہ۔ زوطی کو زاء کے پیش اور طاء کے زبر کے ساتھ ضبط کیا جاتا ہے۔ یہ خاندان فارسی النسل ہے۔ خطیب بغدادی کی اس روایت کو دیگر محققین نے تسلیم کیا ہے۔“ (تہذیب التہذیب 559/6)

لیکن امام صاحب کے پوتے نے جو شجرہ نسب اپنے دادا کا بیان کیا ہے وہ اس طرح ہے:

”اسماعیل بن حماد بن نعمان بن ثابت بن نعمان بن المرزبان۔“

امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ

(80ھ-150ھ)

امام مالک بن انس رحمہ اللہ

(93ھ-179ھ)

امام مالک بن انس رحمہ اللہ ان چار ائمہ کرام میں سے دوسرے امام ہیں جنہیں اطرافِ عالم میں دینی پیشوا اور رہنما تسلیم کیا جاتا ہے۔ آپ پہلے شخص ہیں جو دنیائے علم میں بیک وقت حدیث اور فقہ کے امام کہلائے۔ کتب حدیث میں سے اکثر ایسی ہیں جن کی بعض احادیث کا سلسلہ سند امام مالک تک پہنچتا ہے۔ فن حدیث میں سب سے پہلے آپ نے ہی باقاعدہ ایک کتاب لکھی اور اس کے بعد تصنیفات کتب حدیث کا سلسلہ شروع ہوا۔

تاریخ و مقام ولادت:

امام مالک کی تاریخ ولادت میں مؤرخین کا اختلاف ہے۔ آپ کے شاگرد یحییٰ بن بکیر بیان کرتے ہیں کہ آپ کی ولادت 93ھ میں مدینہ منورہ میں ہوئی۔ امام ذہبی رحمہ اللہ نے اسی روایت کو صحیح ترین قول قرار دیا ہے۔ (تذکرۃ الحفاظ: 212/1)

اگرچہ صحابہ کا زمانہ 110ھ میں ختم ہوتا ہے، تاہم امام مالک رحمہ اللہ کی کسی بھی صحابی سے ملاقات ثابت نہیں۔ البتہ تقریب التہذیب میں امام رحمہ اللہ کو ساتویں طبقہ میں شمار کیا گیا ہے جو کبار تبع تابعین کے طبقہ اولیٰ میں شمار ہوتے ہیں۔ اس کے بعد تابعین کا دور شروع ہوتا ہے جو 180ھ میں ختم ہوتا ہے۔ امام مالک بن انس رحمہ اللہ کی ولادت 93ھ میں ہوئی۔ شاہ ولی اللہ نے لکھا ہے کہ امام مالک شکمِ مادر میں عام معمول کے خلاف تین سال تک رہے ہیں۔ (درایۃ الموطا: ص 18)

اسم گرامی و نسب نامہ:

آپ کا اسم گرامی مالک، ابو عبد اللہ کنیت اور لقب امام دار الحجۃ تھا۔ والد کا

امام مالک بن انس رحمہ اللہ

(93ھ-179ھ)

صفات کے بارے میں امام مالک رحمہ اللہ کا مسلک:

امام مالک کے زمانے میں کچھ لوگوں نے صفات باری تعالیٰ کے بارے میں موشگافیاں شروع کر دیں تھیں۔ امام رحمہ اللہ نے جب پہلی مرتبہ یہ سوال سنا کہ: ”استواء علی العرش کے کیا معنی ہیں؟“ تو انہیں اس انداز فکر سے سخت ملال ہوا۔ دیر تک گردن جھکائے سوچتے رہے، پیشانی پسینے سے تر ہو گئی، بالاخر جواب میں ایسے جامع کلمات ارشاد فرمائے جو آئندہ چل کر علم کلام میں ایک مستقل مدرسہ قرار پائے۔ آپ نے فرمایا:

((الْأَسْتَوَاءُ مَعْلُومٌ، وَالْكَيفُ مَجْهُولٌ، وَالْإِيْمَانُ بِهِ وَاجِبٌ وَالسُّؤَالُ عَنْهُ بِدْعَةٌ))

”اللہ تعالیٰ کا عرش پر مستوی ہونا معلوم ہے، کیفیت نہیں جانتے اور ماننا ضروری ہے اور اس میں مین مخ نکالنا بدعت ہے۔“

حدیث قبول کرنے کی شرائط:

آپ روایت حدیث کے سلسلے میں انتہائی احتیاط سے کام لیتے تھے اور جب تک کسی حدیث کی صحت کا یقین نہ ہو جاتا، ہرگز قبول نہ کرتے۔ آپ نے حدیث قبول کرنے کی جو شرائط لگائی تھیں وہ حسب ذیل ہیں:

1. قرآن کریم کے خلاف نہ ہو۔
2. اہل مدینہ کے اجماع کے خلاف نہ ہو۔
3. راوی کا حافظہ قوی ہو۔
4. راوی کتاب و سنت کا ماہر اور ثقہ اہل علم کا ہم نشین ہو نیز اس کی عملی زندگی بے داغ ہو۔

5. روایت بالمعنی صرف اس وقت قبول کرتے جب الفاظ کا معمولی فرق ہوتا۔ امام مالک رحمہ اللہ کے نزدیک حدیث بیان کرنے کا معیار بہت بلند تھا۔ حدیث کے راویوں کے بارے میں آپ کا قول یہ ہے:

”ایسے چار قسم کے اشخاص سے علم حاصل نہ کیا جائے، جو بے وقوف اور کم عقل ہوں، جو بدعتی اور نفسانی خواہش کے پیچھے چلتا ہوں۔ جو روزمرہ کی نجی گفتگو میں جھوٹ بولتا ہوں، خواہ اس پر جھوٹی احادیث بیان کرنے کا الزام بھی نہ ہو۔“

مالکی مسلک:

مالکی مسلک کی بنیاد حنفی مسلک کے بعد پڑی۔ امام مالک سے منسوب اس مسلک کی نشو و نما مدینہ منورہ میں ہوئی۔ بعد ازاں آہستہ آہستہ پورے حجاز، یمن، شام، بصرہ، مصر، اندلس، مراکش، سسلی اور سوڈان وغیرہ میں بھی پھیل گیا۔ اس مسلک کے پیروکاروں کو اہل الرائے کے مقابلے میں اہل حدیث کہا گیا کیونکہ انہوں نے استنباط احکام کے لئے زیادہ تر اعتماد کتاب و سنت پر ہی کیا۔ قیاس اور رائے کی طرف بہت کم متوجہ ہوئے۔ تاہم انہوں نے کتاب و سنت کے ساتھ ساتھ اہل مدینہ کے عمل کو بہت زیادہ ترجیح دی اور معتبر سمجھا۔ مالکی مسلک کا بنیادی سرمایہ ”المدونہ“ میں ہے، جسے اسد بن فرات نے ”اسدیہ“ اور سحون نے ”المدونۃ الکبریٰ“ کے نام سے جمع کیا ہے۔ امام مالک کے پیروکار اسی کتاب کو اصل الاصول سمجھتے ہیں۔ تیسری کتاب آپ کے شاگرد ابن وہب نے تحریر کی ہے۔ اس کتاب کا نام ’کتاب المجالسات عن مالک‘ ہے۔

مختلف ممالک میں ترویج و اشاعت:

مصر میں اس مسلک کی ترویج کرنے والے امام مالک کے دو شاگرد عثمان بن الحکم اور عبدالرحیم بن خالد بن یزید ہیں۔ یہ دونوں امام مالک رحمہ اللہ سے علم